مَولایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا — درسِ حدیث — عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

حضرت اقدس پیرو مرشد مولانا سیّد حامد میاں صاحب کا مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدس کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت اقدس کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے، آمین۔

''رمضان'' غم خواری اور صبر کا مہینہ ! سخاوت کا بلند درجہ ''ایثار''

اسلامی معاشرت میں متوسط طبقہ کی کثرت

سب سے طویل عرصہ اسلام سپر پاور رہا ! اسلام، کمیونزم اور دیگر مذاہب

(درسِ حدیث نمبر ۱۲۴ یکم رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ/ یکم جون ۱۹۸۴ء)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

حدیث شریف میں آتا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے شعبان کی آخری تاریخ کو ایک خطبہ فرمایا ارشاد اس میں فرمایا یٰاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّکُمْ شَھْرٌ عَظِیْمٌ اے لوگو تم پر ایک بہت بڑا مہینہ سایہ اَفگن ہے ! وہ مہینہ مبارک ہے ایسا مہینہ ہے کہ اس میں ایک رات ہے ﴿خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ﴾ اللہ کے نزدیک وہ اتنی افضل ہے کہ ایک ہزار مہینوں سے زیادہ بڑا اُس کا ثواب ہے اللہ تعالیٰ نے اس مہینے کے روزے فرض کیے ہیں جَعَلَ اللّٰہُ صِیَامَہٗ فَرِیْضَۃً وَقِیَامَ لَیْلِہٖ تَطَوُّعًا اس کی رات میں قیام کرنا اس میں عبادت کرنا یہ اللہ تعالیٰ نے مستحب بنایا ہے بہتر بنایا ہے ! !

اس خطبے میں ارشاد فرمایا کہ جو آدمی کوئی کام کرے جس سے خداوندِ کریم کا قرب چاہتا ہو تو پھر وہ ایسے ہوگا جیسے کہ اُس کو رمضان کے علاوہ (کسی ماہ میں) کوئی فرض ادا کرنے پر ثواب ملتا ہے ! جیسے نفل پر ثواب دیا جاتا ہے اور جس نے فرض ادا کیے روزے بھی فرض ہیں نمازیں بھی فرض ہیں اور بہت سے فرائض ہیں

اخلاقی فرائض ہیں معاملات کے فرائض ہیں اُس کو فرمایا كَانَ كَمَنْ اَدّٰى سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وہ ایسے ہے جیسے کہ اُس نے ستر فرض ادا کیے یعنی ایک فرض نماز کا ثواب ستر گنا ہے کوئی بھی عمل کیا جائے اُس کا ثواب بہت زیادہ بڑھ کر ہوگا !

صبر کا مہینہ :

تو اِرشاد فرمایا وَهُوَشَهْرُ الصَّبْرِ یہ صبر کی مشق کا مہینہ ہے اس میں اپنے آپ کو روکنا پڑتا ہے صبر کا مطلب ہے ثابت قدمی دکھانا ، رُکنا ، واقعی اپنے آپ کو روکنا ہوتا ہے ! آدمی سب کے سامنے اور بالکل تنہائی میں ایک سا رہتا ہے ! رُکا رہتا ہے روزے کے توڑنے کا کوئی کام نہیں کرتا ! ! صبر کا مہینہ ہے ! سردیاں ہوں تو بھوک ! گرمیاں ہوں تو پیاس ! دونوں میں سے کوئی نہ کوئی چیز غالب رہتی ہے لیکن انسان صبر کرتا ہے ارشاد فرمایا وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ اور جو آدمی ثابت قدم رہے صبر کرے تو اُس کا ثواب پھر جنت ہوگی ! !

غمخواری کا مہینہ :

اور یہ مہینہ اس چیز کی مشق کا بھی ہے کہ ایک دُوسرے کی غمخواری کی جائے ! شَهْرُ الْمُوَاسَاةِ

روزی میں اضافہ :

اور فرمایا شَهْرٌ يُّزَادُ فِيْهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں مومن کے رزق میں برکت ہوتی ہے مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے !

روزہ اِفطار کرانے پر اَجر :

اس میں کسی آدمی کو اِفطار کرا دینا باعث ِثواب ہے مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ صَائِمًا كَانَ لَهٗ مَغْفِرَةً لِّذُنُوْبِهٖ وَعِتْقَ رَقَبَتِهٖ مِنَ النَّارِ اگر کوئی آدمی کسی کا روزہ کھلوا دیتا ہے تو اُس کے گناہوں کی بخشش اور جہنم سے گردن کے چھٹکارے کی اُمید ہو سکتی ہے ! ! یعنی اُس ایک عمل سے اتنا ثواب بڑھ سکتا ہے کہ یہ حال ہو کہ اللہ کے ہاں اُس کی بخشش ہی کر دی جائے ! !

سب کو اَجر ملتا ہے :

وَکَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اَجْرِهٖ شَئْیٌ جو آدمی کسی آدمی کے آگے (اُس کی طرف سے) کام کر رہا ہے اور دُوسرے کو کھلا رہا ہے پلا رہا ہے، پیسے ایک کے ہیں کام دُوسرے کر رہے ہیں تو اِس کو بھی ثواب ملے گا ! اور اس میں یہ نہیں ہوگا کہ ثواب بٹ جائے گا، نہیں بلکہ ہر ایک کو برابر برابر ثواب ملے گا اُتنا ہی اللہ کی طرف سے اِس کو بھی عطا ہوگا ! خدا کے ہاں دینے میں کوئی چیز خرچ نہیں کرنی پڑتی سب اُس کی مِلک ہے سب اُس کا مُلک جیسے اِس کونے سے اُس کونے میں رکھ دی ! خداوندِ کریم کے عطیات جو ہیں بے مثال ہیں بے حساب ہیں ! تو اِس میں بھی یہی ہے کہ اَجر میں کمی نہیں آئے گی بلکہ اَجر بڑھتا جائے گا اِس کو بھی اور دُوسرے کو بھی اُتنا ہی مل جائے گا جتنا پہلے کو مِلا ہے ! تیسرے کو بھی اُتنا مِل جائے گا جتنا دُوسرے کو مِلا ہے ! !

تھوڑے پر بھی پورا اَجر :

ہم نے عرض کیا کہ ہمارے پاس اتنا کہاں ہوتا ہے **لَیْسَ کُلُّنَا نَجِدُ مَا نُفَطِّرُ بِهِ الصَّائِمَ** ہم سے سب لوگ اتنا کہاں رکھتے ہیں کہ جو کسی کو روزہ کھلوائیں تو آقائے نامدار ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ ثواب جو ہے جس کو کم چیز میسر ہے اُس سے کھلوا رہا ہے اُس کو بھی ملے گا ! یہ شرط نہیں ہے کہ پیٹ ہی بھرے تو ثواب ملے، کم ہے اگر کسی کے پاس اور وہ دے رہا ہے کھجور دے رہا ہے، دُودھ کی لسی دے رہا ہے، پانی پلا رہا ہے کسی کو روزہ کھلوانے کے لیے تو اُس کو بھی ثواب ملے گا ! اور پانی وہاں کے علاقے میں تو بڑی چیز ہے ! اور ویسے انسان کی حیات کے لیے سب سے بڑی چیز ہے ! پانی اگر کم ہو جائے یا نہ مِل سکے کسی جگہ تو زندہ نہیں رہ سکتا انسان ! تو پانی پر بھی اَجر ہے کھجور پر بھی اَجر ہے کوئی کسی کو دُودھ پلا دے تو اُس پر اَجر ہے اور اُتنا ہی اَجر ہے ! کیونکہ ہر آدمی کو یہ (سب) میسر نہیں ہے، کسی کو کھجوریں میسر ہیں، کسی کو دُودھ میسر ہے، بکری ہے اُس کے پاس اور اُسے کچھ میسر نہیں ہے اس کے علاوہ تو وہ کیا کرے گا ثواب اُس کا کم رہے گا ؟ نہیں ثواب اُس کا کم نہیں رہے گا بلکہ جس کے پاس بالکل نہیں ہے اور وہ کچھ دے رہا ہے تو وہ بہت دے رہا ہے ! ! !

ایک آدمی کا قصہ واقعات میں ہے اسی طرح کا کہ وہ ایک سخی کے پاس پہنچ گیا مشہور تھا وہ سخاوت میں ! مگر مالدار اِتنا نہیں تھا ! جبکہ دُوسرا مالدار تھا، کوئی بات ہوئی تو اُس نے پیسے دے دیے مثلاً دس ہزار روپے دے دیے ! اور اُس سخی سے کہا گیا تو اُس نے چار ہزار روپے، ساڑھے تین ہزار روپے دے دیے ! تو مالدار نے سخی سے کہا میں تم سے آج جیت گیا ہوں میں نے اتنے دیے تم نے اس سے کم دیے، اُس (سخی) نے پوچھا کہ تمہارا کل مال کتنا ہے ؟ اُس نے کہا اتنا ہے ! اُس نے کہا کہ یہ اُس کل کا کتنا حصہ ہے ؟ اُس نے کہا بہت تھوڑا سا حصہ ہے ! تو سخی نے کہا کہ آپ نے تو کل مال میں سے بہت تھوڑا سا حصہ دیا ہے ! اُس نے کہا یہ بات ٹھیک ہے ! اس نے کہا میں نے اپنا کُل دے دیا تو اُس نے کہا واقعی تم بڑے ہو جو کُل مال دے ڈالا ! ! !

''ایثار'' سخاوت کا بلند درجہ ہے :

صحابہ کرامؓ کے دور میں جنابِ رسول ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں جن کو میسر تھا وہ بھی ایسے رہتے تھے جیسے میسر نہ ہو ! ؟ کیونکہ وہ اُن لوگوں کو ترجیح دیتے تھے جنہیں میسر نہیں ہے ! اس ترجیح دینے میں جنہیں میسر ہوتا تھا وہ بھی ایسے ہی ہو جاتے تھے جیسے میسر ہے ہی نہیں ! ؟ ایک ضرورت مند آیا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے گھر میں پوچھوایا کہ کچھ ہے کھانے کے لیے ! ؟ تو ہر جگہ سے جواب مِلا کہ کچھ نہیں ہے ! گھر میں کوئی چیز نہیں ہے کھانے کی ! وجہ کیا تھی ؟ وجہ یہ تھی کہ عام ذوق یہی تھا عام رواج یہ تھا سب صحابہ کرام کا کہ جو کچھ موجود ہوتا تھا وہ برابر ضرورت مندوں کو دیتے رہتے تھے ! یہ تو صحابہ کرام کا اِیثار ہوا اور اِیثار تو بہت بڑی چیز ہے ! ایثار تو یہ ہے کہ خود ضرورت ہے اپنے لیے ضرورت ہے مگر دُوسرے کو ترجیح دے رہا ہے یہ اِیثار ہوا ! اور ایک ہے سخاوت کہ جس کو میسر ہے وہ برابر خرچ کیے چلا جائے، دُوسروں کی ضرورت کا خیال رکھے، کوئی مانگ رہا ہے تو دے دے یہ سخاوت ہے ! یہ وصف سخاوت جو ہے یہ بھی اسلام میں خاص ہے !

اسلام اور کمیونزم :

تو اِیثار اور سخاوت یہ دونوں مذہبی تعلیم بھی ہوئی اور (اسلامی) معاشرتی انداز بھی ہوا ! !

تو اِس بناء پر جہاں اسلام اور مسلمان ریاستیں رہی ہیں وہاں کمیونزم نہیں آسکا پس بخارا کی تاشقند کی اور آذربائیجان تک کی ایک پٹی ہے جو زد میں آئی ہے ضرور ورنہ آیا ہی نہیں ! !

کمیونزم اور دیگر مذاہب :

رُوس میں آیا ہے تو وہاں یا عیسائیت تھی یا یہودیت تھی یا بت مذہب تھا یا مشرک تھے ! چین میں آیا ہے تو وہاں بھی دُوسرے مذاہب والے تھے ! بلکہ چین میں مساجد آباد ہیں ! وہاں نماز جماعت سے ہوتی ہے مسجدیں بھری ہوئی ہیں ! وہاں انقلاب نے یہ اَثر نہیں کیا ! اس کے بعد ذرا حد پار کریں دریائے (آموں)[1] کی تو افغانستان تک نہیں آسکا ! اور اُدھر آذربائیجان وغیرہ کی طرف جنوب میں دیکھیں تو اِیران لگتا ہے اِیران میں بھی نہیں آسکے ! کسی علاقے میں جہاں اسلام تھا کمیونزم نہیں آیا کیونکہ کمیونزم جو فوائد پہنچاتا ہے وہ اسلام میں ایک غریب کو (پہلے ہی) حاصل رہتے ہیں

اسلام اور متوسط طبقہ :

اسلام میں درمیانی طبقہ بہت ہوتا ہے بالکل غریب طبقہ بہت کم ہوتا ہے ! اور جب تک بالکل غریب طبقہ کی کثرت نہ ہو تو یہ کمیونسٹ انقلاب نہیں آسکتا اور غریب طبقہ کی کثرت یہاں نہیں ہوتی یوں سمجھئے کہ پہلے زمانے میں دو حکومتیں تھیں کسریٰ اور رُوم کی بہت بڑی بڑی جیسے آج امریکہ اور رُوس ہے، اسلام آیا پھیلتا چلا گیا یہ سب ختم ہو گئیں ! ! !

اسلام تیرہ سو سال سپر پاور رہا :

اور اسلام ایسے چھایا کہ تیرہ سو سال تک اسلام ایک سپر پاور رہا، اُس کے مقابلے میں کوئی دُوسری سپر پاور نہیں تھی حتی کہ ۱۹۱۴ء کا دور آتا ہے اُس دور میں آکر برطانیہ اور دُوسروں نے مِل کر ترکی حکومت کو ختم کیا ہے ورنہ یہ سارے علاقے ترکی تک بہت بڑی حکومت تھی (مگر) کمزور ہوتی چلی جا رہی تھی پہلے سے اور ۱۹۱۴ء میں ختم ہو گئی لیکن تھی سب سے بڑی پاور ! ! اور کمزور جو کیا وہ ایک دو نے نہیں پورے یورپ کی آٹھ دس حکومتوں نے مِل کر یہ سازش کی تھی ! تو پھر ایسے ہوا ہے کہ

[1] دریائے جیحُون